

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اُردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے،

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

www.maktabah.org

کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350



www.maktabah.org

فہرست

تذکرہ عطارؒ

۱۔ ابو محمد امام جعفر صادقؒ — 6
۲۔ حضرت اویس قرنیؒ — 11
۳۔ حضرت حسن بصریؒ — 14
۴۔ حضرت مالک بن دینارؒ — 26
۵۔ حضرت محمد واسعؒ — 32
۶۔ حضرت حبیب عجمیؒ — 33
۷۔ حضرت ابو حازم مکیؒ — 38
۸۔ حضرت عتبہ بن غلامؒ — 39
۹۔ حضرت رابعہ بصریؒ — 41
۱۰۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ — 55
۱۱۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ — 63
۱۲۔ حضرت بشر حافیؒ — 76
۱۳۔ حضرت ذوالنون مصریؒ — 83
۱۴۔ حضرت بایزید بسطامیؒ — 94
۱۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ — 121
۱۶۔ حضرت سفیان ثوریؒ — 128
۱۷۔ حضرت ابو علی شفیق بلخیؒ — 133
۱۸۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ — 137
۱۹۔ حضرت امام شافعیؒ — 142
۲۰۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ — 146
۲۱۔ حضرت داؤد طائیؒ — 149
۲۲۔ حضرت حارس محاسبیؒ — 153
۲۳۔ حضرت ابو سلیمان دارائی — 155
۲۴۔ حضرت محمد سماکؒ — 159
۲۵۔ حضرت محمد بن اسلم طوسیؒ — 165
۲۶۔ حضرت احمد حربؒ — 161
۲۷۔ حضرت حاتم اصمؒ — 163
۲۸۔ حضرت سہل بن عبداللہ امرتسریؒ — 168
۲۹۔ حضرت معروف کرخیؒ — 174
۳۰۔ حضرت سری سقطیؒ — 176
۳۱۔ حضرت فتح موصلیؒ — 181
۳۲۔ حضرت احمد حواریؒ — 183
۳۳۔ حضرت احمد حضرویہؒ — 184
۳۴۔ حضرت ابو تراب بخشیؒ — 188
۳۵۔ حضرت یحییٰ بن معاذؒ — 190
۳۶۔ حضرت شاہ شجاع کرمانیؒ — 194
۳۷۔ حضرت یوسف بن حسینؒ — 196
۳۸۔ حضرت ابو حفص حدادؒ — 200
۳۹۔ حضرت حمدون قصارؒ — 204
۴۰۔ حضرت منصور عمارؒ — 206
۴۱۔ حضرت احمد بن انطاکیؒ — 208
۴۲۔ حضرت عبداللہ بن خلیقؒ — 209
۴۳۔ حضرت جنید بغدادیؒ — 210

حصہ دوم

۴۴۔ حضرت عمرو بن عثمان مکیؒ — 224
۴۵۔ حضرت ابو سعید خرازؒ — 226
۴۶۔ حضرت ابو الحسن نوریؒ — 229
۴۷۔ حضرت عثمان حیریؒ — 234
۴۸۔ حضرت عبداللہ جلاءؒ — 238

www.maktabah.org

انتقال کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے۔ ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ و ہذا قتیل اللہ مات من سیف اللہ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں مر گیا ہے اور یہ مقتول ہے جو اللہ تعالیٰ کی تلوار سے مرا ہے۔ دھوپ کی شدت کی وجہ آپ کے جنازے پر پرندے سایہ فگن ہو گئے تھے۔ جس طرف سے آپ کا جنازہ گزرا وہاں مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا اور جس وقت وہ اشہد ان لاالہ الا اللہ واشہدان محمداً رسول اللہ پر پہنچا تو آپ نے شہادت کی انگلی اٹھادی جس کی وجہ سے لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ حیات ہیں لیکن جب جنازہ رکھ کر دیکھا تو آپ مردہ تھے اور انگشت شہادت اٹھی ہوئی تھی اور بہت کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہیں ہوئی چنانچہ اسی طرح آپ کو دفن کر دیا گیا اور آپ کی یہ کرامت دیکھ کر اہل مصر آپ کو مسلسل اذیت پہچانے پر بے حد نادم ہوئے اور انہوں نے اپنی غلطیوں سے توبہ کی۔

باب۔ ۱۴

حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ بہت بڑے اولیاء اور مشائخ میں سے ہوئے ہیں اور ریاضت و عبادت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کیا۔ احادیث بیان کرنے میں آپ کو درک حاصل تھا۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ حضرت بایزید کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو حضرت جبرائیل کو ملائکہ میں اور مقام توحید میں تمام بزرگوں کی انتہا آپ کی ابتدا ہے۔ کیونکہ ابتدائی مقام میں ہی لوگ سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں جیسا کہ حضرت بایزید کا قول ہے کہ اگر لوگ دو سو سال تک بھی گلشن معرفت میں سرگشتہ رہیں جب کہیں جا کر اس کا ایک پھول مل سکتا ہے جو مجموعی طور پر ابتدا ہی میں مجھے مل گیا۔ شیخ ابو سعید کا قول ہے کہ میں پورے عالم کو آپ کے اوصاف سے پر دیکھتا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے مراتب کو کوئی نہیں جانتا۔

آپ کے دادا آتش پرست تھے اور والد بزرگوار کا بسطام کے عظیم بزرگوں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کی کرامات کا ظہور شکم مادر ہی میں ہونے لگا تھا۔ کیونکہ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے کلی اور بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔ حضرت بایزید کا قول ہے کہ راہ طریقت میں سب سے بڑی دولت وہ ہے جو مادر زاد ہو۔ اس کے بعد چشم بینا اور اس کے بعد گوش ہوش۔ لیکن اگر یہ تینوں چیزیں حاصل نہ ہوں تو پھر اچانک مر جانا بہتر ہے۔

جب آپ مکتب میں داخل ہوئے اور آپ نے سورہ لقمان کی یہ آیت پڑھی کہ ان اشکرلی ولوالدیک یعنی میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا اس وقت اپنی والدہ سے آکر عرض کیا کہ مجھ سے دو ہستیوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آپ مجھے خدا سے طلب کر لیں تاکہ میں آپ کا شکر ادا کرتا رہوں یا پھر خدا کے سپرد کر دیں

www.maktabah.org

برسوں سے سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ تلاش کر رہا ہوں مگر نہیں ملتا اور جس وقت آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو فرماتے کہ اے اللہ! روٹی تو عطا کر دی سالن بھی دے دے تاکہ اچھی طرح کھا سکوں یعنی تیری ہی عطا کردہ پریشانی ہے اور تو ہی صبر دینے والا ہے ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ نے سوال کیا کہ آپ کی راتیں کیسی گزرتی ہیں؟ فرمایا کہ یادِ الٰہی میں مجھے سحر و شام کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادت و خدمت تو بہت ہے لیکن اگر تو ہماری ملاقات کا متمنی ہے تو بارگاہ میں وہ شے شفاعت کے لئے بھیج جو ہمارے خزانے میں نہ ہو آپ نے سوال کیا کہ وہ کون سی شے ہے؟ فرمایا گیا عجز و انکساری اور ذلت و غم حاصل کر کیوں کہ ہمارا خزانہ ان چیزوں سے خالی ہے اور ان کو حاصل کرنے والے ہمارا قرب حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جنگل میں میرے اوپر محبت کی بارش ہوئی کہ پوری زمین برف کی طرح یخ ہو گئی، اور اس میں گردن تک غرق ہو گیا پھر فرمایا کہ میں نے نماز کے ذریعہ استقامت اور روزے کے ذریعہ سوائے بھوکا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں کیا اور جو کچھ بھی ملا وہ سب فضل خداوندی سے حاصل ہوا اور اپنی سعی سے کچھ نہیں مل سکا۔ پھر فرمایا کہ دو عالم کی دولت سے یہ بات بہتر ہے کہ انسان خدا کے فضل سے ہٹ کر اپنی ذاتی سعی سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا، پھر بھی انسان کو سعی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے سعی بہت ضروری ہے، لیکن سعی کے بعد جو کچھ حاصل ہوا اس کو محض خدا کا فضل تصور کرنا چاہئے۔

جس وقت آپ صفات خداوندی بیان فرماتے تو اپنی اصلی حالت میں رہتے، لیکن جب ذات خداوندی کے موضوع پر گفتگو ہوتی تو بے خودی کے عالم میں یہ کہتے رہتے کہ میں سر کے بل آ رہا ہوں، اللہ مجھ سے بہت نزدیک ہے ایک مرتبہ کسی مرید نے کہا کہ مجھے اس پر حیرت ہوتی ہے کہ جو خدا کو جانتے ہوئے بھی عبادت نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بندے پر حیرت ہوتی ہے۔ جو خدا کو پہچاننے کے بعد عبادت کرتا ہے یعنی یہ حیرت ہے کہ خدا کو پہچان کر حیرت میں کیسے رہتا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے پہلی مرتبہ حج کیا تو کعبہ کی زیارت کی اور دوسری مرتبہ کعبہ اور صاحب کعبہ دونوں کی زیارت سے مشرف ہوا اور تیسری مرتبہ کچھ بھی نظر نہیں آیا کیوں کہ یادِ الٰہی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ کسی نے دروازے پر آواز دی تو آپ نے پوچھا کس کی تلاش ہے؟ جواب ملا کہ بایزید۔ فرمایا کہ میں تیس سال سے اس کی تلاش میں ہوں لیکن آج تک نہیں ملا اور جس وقت یہ واقعہ حضرت ذوالنون کے سامنے بیان کیا گیا تو فرمایا کہ وہ خاصان خدا کی طرح خدا سے پیوستہ ہو گئے تھے۔

www.maktabah.org